بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۷ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۱۵ محرم ۱۳۸۶ھ ۷ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۵

اخبار احمدیہ

- ۵ ربوہ ۶ مئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نخلہ میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد کل سات بجے شام بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

- ۵ ربوہ ۶ مئی ۔ آج سے محکمہ انسداد ملیریا تحصیل چنیوٹ میں انسداد ملیریا کی ایک خاص مہم شروع کر رہا ہے ۔ کل ربوہ میں محکمہ کی طرف سے اس مہم کی افتتاحی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا ۔ جس میں محکمہ کی خاص دعوت پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی ۔ تفصیلی خبر آئندہ اشاعت میں طبع ہوگی ۔ انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نمائندگان شوریٰ سے خطاب

فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لینا دراصل حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اپنی محبت کا عملی اظہار ہے

احباب جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ رقوم اس فنڈ میں داخل کریں

تا

وہ کام جو ہمارے پیارے امام کو محبوب تھے ان میں ہم زیادہ وسعت پیدا کر سکیں

مرتبہ : مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی ۔ حضور کی اس تقریر کا متن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے ۔

حضور نے فرمایا :

اس وقت تک دوستوں کی خدمت میں

یہ تحریک کی جاتی رہی ہے

کہ وہ اپنے وعدہ جات لکھوائیں ۔ لیکن رقوم کی ادائیگی کی طرف انہیں اس غرض سے پہلے توجہ نہیں دلائی گئی اور نہ اس پر زور دیا گیا کہ ابھی قانونی کارروائی کرنا باقی تھی اور میرا خیال تھا کہ جب تک یہ رجسٹرڈ نہ ہو جاتے اور پھر اگزیمشن (Exemption) کی جو ہم کوشش کر رہے ہیں اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے اُس وقت تک دوستوں میں یہ تحریک نہ کی جائے کہ وہ رقوم بھی جلد ادا کریں ۔ لیکن اب چونکہ اس کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اور اگزیمشن بھی حاصل ہو چکی ہے ۔ اس لئے

میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں

کہ دوست اس فنڈ میں جو فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے جاری کیا گیا ہے جلد سے جلد اپنی رقوم داخل خزانہ کر دیں ۔ یہ وعدہ جات تین سال میں ادا ہونے ہیں ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تہائی کم از کم سال اول میں وصول ہو جانا چاہیئے ۔ لیکن چونکہ بہت سے ایسے وعدے بھی ہیں ۔ جو ان لوگوں کی طرف سے ہیں جن کو زیادہ مالی استطاعت حاصل نہیں ۔ اور وہ اپنے وعدوں کی رقوم ساری کی ساری پہلے سال ہی میں ادا کر دیں گے ۔ مثلاً اگر ایک غریب آدمی نے پانچ روپے یا دس روپے اس فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ تو وہ یہ انتظار نہیں کرے گا کہ میرے دماغ پر یہ بوجھ رہے کہ تین سال تک مجھ پر یہ ذمہ واری ہے ۔ اور میں نے ابھی تک اسے نبھایا نہیں ۔ اس لئے اس کی کوشش یہی ہوگی کہ وہ پہلے سال میں ہی یہ رقم ادا کر دے ۔ اور جو ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے دینا ہے ۔ اُسے وہ پہلے سال ہی حاصل کر لے ۔

جن کے وعدے بڑی رقوم کے ہیں

اور ایک سال میں ان کی ادائیگی ممکن ہی نہیں ۔ انہوں نے اس نیت سے بڑی رقم کا وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک سال میں نہیں بلکہ تین سال میں اسے ادا کریں گے ۔ انہیں بہر حال اس سال ایک تہائی اس مد میں دینا ہے ۔ میں نے بھی یہ نیت کی تھی کہ دس ہزار روپے اپنی طرف سے اس فنڈ میں دوں گا ۔ اگرچہ میں غریب آدمی ہوں ۔ لیکن دل دس ہزار روپے پر بھی راضی نہیں ۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ

اس سے بہت زیادہ رقم ہو

تو میں ادا کر دوں ۔ میں نے سوچا کہ بعض دوست نذرانے کی رقوم بھجوا دیتے ہیں ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

ان کا بہترین مصرف یہی ہے کہ انہیں فضل عمر فاؤنڈیشن میں دے دیا جائے چنانچہ میں ابھی اسی سال کے اپنے حصہ کی رقم سے کچھ زائد یعنی ۴۲۰۰ روپے کا چیک ان کو دیتا ہوں خزانے سے وصول کرلیں۔ اور اس کا اظہار صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ

دوست بھی اس کی طرف متوجہ ہوں

اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ وہ جلد سے جلد رقوم ادا کردیں۔ مجھے یہ بھی خیال ہے کہ حکومت نے اگریمینٹ کے سلسلہ میں کچھ پابندیاں بھی لگائی ہیں۔ مثلاً اس نے ایک پابندی یہ لگائی ہے کہ ہر سال یکم جولائی تک جو رقوم آئیں ان کی اطلاع اسے دی جائے۔ اور اگرچہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء تک اس تحریک پر ابھی ایک سال پورا نہیں ہوگا۔ تاہم ہم نے اپنا حساب حکومت کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس لئے اگر ہم یکم جولائی تک کم از کم ۶-۷ لاکھ روپیہ جمع نہ کرسکیں تو مجھے تو یہ سوچ کر شرم آتی ہے کہ حکومت کے افسر کیا کہیں گے کہ دعوے تو حضرت مصلح موعود رضؓ کے ساتھ محبت کا اتنا بڑا ہے اور ابھی تک جماعت نے اس فنڈ میں رقم بہت تھوڑی جمع کی ہے۔ وہ تو اس تفصیل کا علم نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی انہیں اس سے کوئی دلچسپی ہے کہ یہ تحریک جلسہ سالانہ پر کی گئی۔ اور عملاً اسے آج سے ہی سمجھنا چاہیئے۔ گو گورنمنٹ کی طرف سے اگریمینٹ کا ابھی اعلان ہوا ہے۔ اور جولائی تک اس پر ایک سال نہیں بلکہ صرف چند ماہ کا عرصہ گزرے گا۔ تاہم حکومت کے افسر یہی سمجھیں گے کہ جماعت نے باوجود اتنی محبت کے صرف قلیل سی رقم اس فنڈ میں جمع کرائی ہے۔ پس مجھے یہ سوچ کر بڑی شرم محسوس ہوتی ہے کہ اگر یکم جولائی تک اس مد میں معقول رقم جمع نہ ہوئی تو حکومت کے افسر کیا خیال کریں گے۔ اس لئے مجھے اس بات کی بڑی تڑپ ہے کہ دوست جہاں تک ممکن ہوسکے یکم جولائی سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی ایک تہائی رقم ادا کردیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس تحریک کے متعلق میرے کان میں بعض باتیں بھی پڑی ہیں۔ مثلاً یہ کہ بعض دوستوں کے دلوں میں یہ وہم ہے کہ شاید

فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام

بدعت ہے جو درست اور مستحسن نہیں۔ ایسے دوستوں کا وہم دور کرنے کے لئے میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارا دعوے یہ ہے اور ہم نے اپنی عملی زندگی میں اس کو صحیح پایا ہے کہ قرآن کریم میں غیر محدود علوم پائے جاتے ہیں۔ اور بے شمار حکمت کی باتیں اس کے اندر موجود ہیں اور ما ننزلہا الا بقدر معلوم کے مطابق ضرورت زمانہ کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو قرآن کریم کی

نئی نئی حکمتیں اور معرفت کی نئی نئی باتیں

بتاتا ہے۔ پس اگر علوم کے میدان میں یہ بات درست ہے اور یقیناً یہی درست ہے۔ تو یہ خیال کرنا کہ عمل کے میدان میں وہ ہمیں غلبہ اسلام اور اسلام کے استحکام کے لئے نئی نئی تدبیریں نہیں سکھاتے گا۔ یہ اتنی غیر معقول بات ہے کہ اگر ذرا بھی سوچ اور فکر سے کام لیا جائے۔ تو طبیعت اس کو قبول کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوے فرمایا تو آپؑ نے

خدمت اسلام کے لئے نئی نئی تدابیر

نکالیں اور انہیں اختیار کیا۔ اس پر بعض لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ آپؑ اسلام کی اشاعت، خدمت اور اس کی مضبوطی کے لئے جو نئی تدابیر اختیار کر رہے ہیں وہ بدعت میں شامل ہیں اور مردود ہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا۔ چنانچہ

جلسہ سالانہ کے متعلق

حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک بزرگ نے ہمت کرکے مولوی صاحب کی خدمت میں جو رحیم بخش نام رکھتے ہیں اور لاہور میں چینیاں والی مسجد کے امام ہیں ایک استفتا پیش کیا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ ایسے جلسہ پر روز معین پر دور سے سفر کرکے جانے میں کیا حکم ہے۔ اور ایسے جلسہ کے لئے اگر کوئی مکان بطور خانقاہ کے تعمیر کیا جائے تو ایسے مدد دینے والے کی نسبت کیا حکم ہے۔ استفتاء میں یہ آخری خبر اس لئے بڑھائی گئی جو مستفتی صاحب نے کسی سے سنا ہوگا۔ جو حبّی فی اللہ اخویم مولوی نورالدین صاحب نے اس مجمع مسلمانوں کے لئے اپنے صرف سے جو غالباً سات سو روپیہ یا کچھ اس سے زیادہ ہوگا۔ قادیان میں ایک مکان بنوایا جس کی امداد خرچ میں اخویم حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے تین چار سو روپیہ دیا ہے۔ اس استفتاء کے جواب میں میاں رحیم بخش صاحب نے ایک طول طویل عبارت ایک غیر متعلق حدیث شد رحال کے حوالہ سے لکھی ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں کہ ایسے جلسہ پر جانا بدعت بلکہ معصیت ہے اور ایسے جلسوں کا تجویز کرنا محدثات میں سے ہے۔ جس کے لئے کتاب اور سنت میں کوئی شہادت نہیں۔ اور جو شخص اسلام میں ایسا امر پیدا کرے وہ مردود ہے"

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۶ و ص۶۰۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا

"یہ بھی یاد رہے کہ اللہ جلشانہ نے قرآن کریم میں تدبیر اور انتظام کے لئے ہمیں حکم فرمایا ہے اور ہمیں مامور کیا ہے کہ جو احسن تدبیر اور انتظام خدمت اسلام کے لئے ہم قرین مصلحت سمجھیں اور دشمن پر غالب ہونے کے لئے مفید خیال کریں وہی بجا لاویں جیسا کہ وہ عزّ اسمہٗ فرماتا ہے۔

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة

یعنی دشمنوں کے لئے ہر ایک قسم کی طیاری جو کرسکتے ہو کرو اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جو قوت لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اب دیکھو یہ آیہ کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے کہ جو تدبیریں خدمت اسلام کے لئے کارگر ہوں سب بجا لاؤ اور تمام قوت اپنے فکر کی، اپنے بازو کی، اپنی مالی طاقت کی، اپنے حسن انتظام کی، اپنی تدبیر شائستہ کی۔ اس راہ میں خرچ کرو تا تم فتح پاؤ۔"

اس آیت موصوفہ بالا پر غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ برطبق حدیث نبوی کہ انما الاعمال بالنیات کوئی احسن انتظام اسلام کی خدمت کے لئے سوچنا بدعت اور ضلالت میں داخل نہیں ہے۔ جیسے جیسے بوجہ تبدل زمانہ کے اسلام کو نئی نئی صورتیں مشکلات کی پیش آتی ہیں۔ یا نئے نئے طور پر ہم لوگوں پر مخالفوں کے حملے ہوتے ہیں، ویسی ہی ہمیں نئی تدبیریں کرنی پڑتی ہیں۔ پس اگر حالات موجودہ کے موافق ان حملوں کے رد کرنے کی کوئی تدبیر اور تدارک سوچیں تو وہ ایک تدبیر ہے۔

بدعات سے اس کو کچھ تعلق نہیں

اور ممکن ہے کہ بباعث انقلاب زمانہ کے ہمیں بعض ایسی نئی مشکلات پیش آجائیں جو ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اس رنگ اور طرز کی مشکلات پیش نہ آئی ہوں۔ مثلاً ہم اس وقت کی لڑائیوں میں پہلی طرز کو جو مسنون ہے اختیار نہیں کرسکتے۔ کیونکہ اس زمانہ میں طریق جنگ وجدل بالکل بدل گیا ہے۔ اور پہلے ہتھیار بے کار ہوگئے اور نئے ہتھیار لڑائیوں کے پیدا ہوئے۔ اب اگر ان ہتھیاروں کو پکڑنا اور اٹھانا اور ان سے کام لینا ملوک اسلام بدعت سمجھیں اور میاں رحیم بخش جیسے مولوی کی بات پر کان دھر کے ان اسلحہ جدیدہ کا استعمال

کرنا ضلالت اور معصیت خیال کریں اور یہ کہیں کہ یہ وہ طریق جنگ ہے کہ نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا اور نہ صحابہ اور تابعین نے تو فرمائیے کہ بجز اس کے کہ ایک ذلّت کے ساتھ اپنی ٹوٹی پھوٹی سلطنتوں سے الگ کئے جائیں اور دشمن فتحیاب ہو جائے کوئی اور بھی اس کا نتیجہ ہوگا۔ پس ایسے مقامات تدبیر اور انتظام میں خواہ وہ مشابہ جنگ وجدل ظاہری ہو یا باطنی اور خواہ تلوار کی لڑائی ہو یا قلم کی۔ ہماری ہدایت پانے کے لئے یہ آیت کریمہ موصوفہ بالا کافی ہے یعنی یہ کہ

اَعِدُّوْا لَھُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ

اللہ جلّ شانہٗ اس آیت میں

ہمیں عام اختیار دیتا ہے

کہ دشمن کے مقابل پر جو احسن تدبیر تمہیں معلوم ہو۔ اور جو طرز تمہیں مؤثر اور بہتر دکھائی دے وہی طریق اختیار کرو۔ پس اب ظاہر ہے کہ اس احسن انتظام کا نام بدعت اور معصیت رکھنا اور انصار دین کو جو دن رات اعلاء کلمۂ اسلام کے فکر میں ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

حُبُّ الْاَنْصَارِ مِنَ الْاِیْمَانِ

ان کو مردود ٹھہرانا نیک طینت انسانوں کا کام نہیں ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۰۹-۶۱۰)

ہم تو ہمیشہ اس دعا میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہمیں نئی سے نئی اور بہتر سے بہتر تدابیر سوجھاتا رہے۔ اور ان کا علم ہمیں دیتا رہے۔ اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بھی ہمیں عطا کرتا رہے۔

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کا قیام

بھی اسی نیت کے ساتھ ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ آپ کے ایک صحابی نے دریافت کیا کہ اگر کسی بزرگ کو ثواب پہنچانے کے لئے چاولوں کی دیگ پکا کر غرباء کو کھلائی جائے تو اس کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا انحصار نیت پر ہے۔ اگر تم اس بزرگ کو قاضی الحاجات سمجھتے ہو۔ اور یہ خیال کرتے ہو کہ تمہارے چاول کی دیگ پکانے سے وہ بزرگ تم سے خوش ہوگا اور تمہاری حاجت برآری کرے گا تو تم مشرک ہو۔ اور اس قسم کی دیگ پکانا جائز نہیں۔ لیکن اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ وہ بزرگ خواہ کتنے ہی پایہ کا بزرگ کیوں نہ ہو اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا اسی طرح محتاج ہے جیسا کہ اس کے علاوہ دیگر انسان محتاج ہوتے ہیں۔ اور اس کو ثواب پہنچانے کی نیت سے تم دیگ پکاتے ہو اور اُسے تقسیم کرتے ہو تو بے شک پکاؤ۔ اس میں کوئی ہرج نہیں۔ اس کا ثواب اللہ تعالےٰ تمہاری نیت کے مطابق تمہیں دے گا۔ اور اس بزرگ کو بھی پہنچا دے گا۔

پس "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" تو دراصل اظہار ہے اس محبت کا جو ہمارے دلوں میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے لئے پیدا کی۔ اور

یہ محبّت اس لئے پیدا ہوئی

کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو جماعت پر بحیثیت جماعت اور لاکھوں افراد جماعت پر بحیثیت افراد بیشمار احسانات کرنے کی توفیق عطا کی۔ تو خدا تعالےٰ کی حمد اور شکر کے طور پر اور اس محبت کے نتیجہ میں جو ہمارے دلوں میں اس پاک وجود کے لئے ہے۔ ہم نے کلمۂ اسلام کی اشاعت کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا ہے اس میں بدعت اور معصیت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ ہماری نیتیں صاف ہیں۔

ایک دوست کو

خواب میں حضرت مصلح موعودؓ نظر آئے

اس خواب کا ایک حصّہ اس وقت واضح طور پر میرے ذہن میں محفوظ نہیں لیکن اگر وہ مجھے صحیح یاد ہے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس دوست کو کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) یہ پیغام پہنچا دو کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے منارہ ضرور بنایا جائے اور منارہ کی تعبیر ایسے شخص کی ہوتی ہے جو اسلام کی طرف دعوت دینے والا ہو۔ اور اس کا مطلب یہ تھا کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے جیّد عالم ضرور پیدا کئے جائیں۔ اس سے یلے تو جہی نہ برتی جائے۔ بعض اَور خوابیں بھی دوستوں نے دیکھی ہیں۔ پس جو چیز خدا تعالےٰ کے حضور مقبول ہو گئی۔ اور جس کے متعلق ہمیں خوابوں میں ہدایتیں مل رہی ہے۔ اس کے متعلق یہ وسوسہ کرنا کہ شاید وہ بدعت ہو۔ غلط ہے۔ اس خیال کو دلوں سے نکال دینا چاہیئے۔

اب مَیں

اس نورانی چہرہ کا واسطہ دے کر

آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ رقوم اس فاؤنڈیشن میں داخل کریں۔ تا وہ کام جو ہمارے پیارے امام کو محبوب تھے ان میں ہم اور زیادہ وسعت پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

مخیّر اصحاب غریب طلباء کی امداد کرکے ثواب کمائیں

ان دنوں بچوں کے سالانہ امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں اور جماعت کے غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ وغیرہ کے لئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی زندگی میں روزنامہ الفضل کے ذریعہ غریب طلباء کی امداد کے لئے مخیّر احباب سے اپیل فرمایا کرتے تھے ان کے تتبع میں خاکسار بھی جماعت کے مخلص دردمند اور ذی ثروت احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر غریب طلباء کی امداد کرکے ثواب کمائیں اور اس نیک کام میں حصہ لے کر جماعت کے غریب طبقہ کے بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ جماعت کے ہونہار بچّے جو بوجہ غربت تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم حاصل کرکے اپنے خاندان اور جماعت کے لئے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔

نظارت خدمتِ درویشاں عموماً ایسے بچوں کی امداد کیا کرتی ہے جو ہونہار ہوں اور افسر درسگاہ کی رپورٹ ان کی اخلاقی حالت کے بارے میں تسلّی بخش ہو۔

پس ایسے مخلص اصحاب جنہیں اللہ تبارک وتعالےٰ نے کشائش رزق سے سرفراز کر رکھا ہو وہ اس کارِ خیر میں حصہ لے کر ایک جماعتی اہم خدمت سرانجام دے کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا سابق صوبہ سرحد اور مردان میں ورود مسعود

مختلف مقامات پر خواتین کے جلسے اور اہم تقاریر

(مرتبہ:۔ محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔ اے بنت ملک عبد الحمید صاحب خان راولپنڈی)

(۲)

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ کا خطاب

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ"۔

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی بنی نوع انسان کا ذکر کرتے ہوئے اس سلسلے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار اور اقتباسات سنانے کے بعد فرمایا کہ بنی نوع انسان سے آنحضرت صلعم کی ہمدردی اور شفقت کی نظیر دنیا کی کوئی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ خود خدا تعالے نے آپ کے متعلق گواہی دی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ اس آیت میں حریص اور عزیز کے الفاظ سے آپ کی مظہر صفتِ رحمان ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ بنی نوع انسان اور تمام حیوانات کے لئے آپ کا وجود سراپا رحمت ہے۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ اس قدر اعلےٰ تھے کہ آپ کا وجود دنیا کے ہر شخص کے لئے مجسم رحمت بن گیا۔ کیا امیر کیا غریب، کیا مرد کیا عورت۔ کیا بچہ کیا بڑا۔ کیا آقا کیا غلام۔ کیا انسان اور کیا جانور۔ غرض تمام مخلوق کے لئے آپ سراپا رحمت اور سراپا شفقت تھے۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضرت سیدہ موصوفہ نے واقعات کی روشنی میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک غلاموں کے ساتھ غرباء کے ساتھ۔ یتیموں کے ساتھ۔ ہمسایوں کے ساتھ۔ رشتہ داروں کے ساتھ۔ اولاد کے ساتھ طبقہ نسواں کے ساتھ۔ حیوانوں کے ساتھ اور دشمنوں کے ساتھ تفصیل سے بیان فرمایا۔ تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے اس امر کو بیان فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف فرما دیا ہے آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوئے بغیر اب کوئی شخص اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس زمانے کے مامور نے بھی یہی فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ پایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایا اور آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر پایا۔

آپ کی یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور گہری دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی۔ آخر میں سلام بحضور سید الانام پڑھا گیا اور اسکے ساتھ ہی اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

یونیورسٹی کیمپس (پشاور) میں جلسہ

اگلے روز مورخہ ۱۴ اپریل کو شام ۴½ بجے یونیورسٹی کیمپس (پشاور) میں ایک اور جلسہ زیر صدارت بیگم سیف اللہ صاحبہ پریذیڈنٹ اپوا منعقد ہوا۔ ہر طبقہ اور ہر خیال کی اہل علم مستورات کی ایک کثیر تعداد اس جلسے میں شامل ہوئی۔ کارروائی کا آغاز حسب معمول تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ شمیم شریف صاحبہ صدر لجنہ پشاور نے معزز مہمانوں کا تعارف حاضرات سے کرایا۔ پھر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر شروع ہوئی۔ موضوع تھا "اسلام ہی زندہ مذہب ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام جو شریعت پیش کرتا ہے وہ کامل ہے۔ اسلام جس خدا کا تصور پیش کرتا ہے وہ زندہ ہے اور اسلام جس نبی پر ایمان لانے کو کہتا ہے اسکا فیضان ۱۴۰۰ سال گزرنے پر بھی جاری وساری ہے۔ اسلام کا زندہ اور زندگی بخش خدا وہ ہے جو ابتدائے آفرینش سے انسان کی ربوبیت کرتا چلا آیا ہے کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا۔ وہ رحیم ہے۔ بڑا ہی مہربان۔ بہت ہی شفیق۔ وہ ازلی ابدی خدا تمام دنیا کا خالق ہے۔ مالک ہے ہر چیز اسکی ملک ہے ہر چیز اسکی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ ہاں اسلام کا خدا وہی ہے جو آدمؑ کے وقت زندہ تھا۔ جو ابراہیمؑ کے وقت میں اپنی زندگی کا ثبوت دیتا ہے موسیٰؑ کے وقت میں جسکی تجلیاں ہوتی رہیں اور جسکی کامل تجلّی آنحضرت صلعم کے ذریعہ ہوئی وہ اب بھی زندہ ہے۔ اب بھی اپنے پیاروں کے ذریعہ اپنی زندگی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے پھر اسلام جو شریعت پیش کرتا ہے وہ زندہ اور کامل ہے۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ قرآن مجید کے نزول کے ساتھ اسنے امتِ محمدیہ پر اپنی نعمتوں کا اتمام کر دیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی باقی نہیں رہ گئی۔ پہلی آسمانی کتابوں کی سب دائمی صداقتیں اصولی طور پر قرآن مجید میں جمع ہو گئی ہیں۔ گویا یہ ایک مکمل ہدایت نامہ ہے جو امتِ محمدیہ کو ملا اور اب قیامت تک کے لئے ہر شخص کی نجات کی کنجی یہی آسمانی صحیفہ ہے۔ اور پھر اسلام جس نبی پر ایمان لانے کو کہتا ہے اسکی قوت قدسیہ ۱۴۰۰ سال گزرنے پر بھی جاری وساری ہے۔ اسکی شان اتنی بلند ہے کہ خود خدا تعالےٰ کے فرمان کے مطابق اس کا عاشق خدا کا محبوب اور اس کا غلام سب دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔ اس عظیم الشان نبی کی قوتِ قدسیہ اور فیض سے ہمیشہ ہی دنیا ہدایت پاتی رہیگی اور قیامت کے دن بھی آپ ہی ہمارے شفیع ہوں گے۔ نجات تو بے شک خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ وابستہ ہے مگر راہِ نجات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہیں ہے۔

حضرت سیدہ موصوفہ کی یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور گہری دلچسپی اور انہماک سے سُنی گئی۔ بعد میں اہلِ علم مستورات کی ایک کثیر تعداد نے اس رائے کا اظہار کیا کہ "ہم نے بہت کچھ سُنا اور بہت کچھ پایا۔" "آج جماعتِ احمدیہ کے متعلق ہماری بے شمار غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا ہے۔"

بیگم سیف اللہ کا خطاب

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی اس روح پرور تقریر کے بعد صدر جلسہ بیگم سیف اللہ نے حاضرات سے مختصر سا خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا میں کارکنات لجنہ اماء اللہ پشاور کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس عظیم الشان جلسہ میں شمولیت کی دعوت دیکر ایسی اعلےٰ اور شاندار تقریر سننے کا موقع دیا۔ بیگم صاحبہ (حضرت سیدہ ام متین صاحبہ) کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے انہوں نے اور ان کے خاندان نے اسلام کی سربلندی کے لئے عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں بڑے بڑے ظلمت کدوں میں انہوں نے بیشمار مساجد تعمیر کی ہیں۔ مختلف تعلیمی ادارہ جات کھولے ہیں۔ اور بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ ان اعلےٰ خدمات کی بناء پر یہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا جیسا کہ بیگم صاحبہ نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں فرمایا ہے کہ ہم سب کا نصب العین یہی ہونا چاہیئے کہ بھولی بھٹکی روحوں کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا جائے۔ سو اس مقصد کے حصول کی خاطر ہم سب کو آپس کے اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہو جانا چاہیئے تا بہتر طریق سے خدماتِ دینیہ سرانجام دے سکیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اپنی اور تمام حاضرین کی طرف سے بیگم صاحبہ (حضرت سیدہ ام متین صاحبہ) کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کو خوش وخرم رکھے صحت و تندرستی عنایت فرمائے تا وہ ہماری رہنمائی اور سرپرستی کرتی رہیں۔ صدر محترمہ کے اس خطاب کے بعد یہ جلسہ جو اپنی نوعیت کا خاص جلسہ تھا بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ متذکرہ بالا دونوں جلسوں کی مختصر رپورٹ روزنامہ شہباز۔ انجام۔ خیبر میل۔ بانگ حرم اور پاکستان ٹائمز میں شائع ہو چکی ہے۔

سیشن ہاؤس مردان میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ عام

اگلے روز مورخہ ۱۵ اپریل کو بہار اچھا قرار دیکر مشتمل یہ قافلہ صبح ۹½ بجے مردان کے لئے روانہ ہوا۔ تقریباً گیارہ بجے دوپہر سیشن ہاؤس مردان پہنچے جہاں ناصرات الاحمدیہ مردان کی معصوم بچیاں مخصوص یونیفارم میں ملبوس ہاتھوں میں پھولوں کے ہار لئے اپنے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے قطار در قطار کھڑی تھیں۔ جونہی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کار سے اُتریں انہوں نے بلند آواز سے یک زبان ہو کر اھلاً وسھلاً و مرحباً کہا اور پھر خوش الحانی سے استقبالیہ نظم پڑھی۔ ہاؤس کی کمپاؤنڈ میں ان محبوب ہستیوں کے پہنچنے پر جلسہ عام کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مردان نے اپنے معزز مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور پھر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے گزشتہ چھ ماہ کی مختصر رپورٹ کارگزاری سنائی اسکے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر شروع ہوئی جس میں آپ نے بہت اہم اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضرت سیدہ موصوفہ کی یہ تقریر تقریباً ½ گھنٹہ تک جاری رہی اسکے بعد آپ نے تمام حاضر ممبرات سے فرداً فرداً مصافحہ کیا اور اسکے ساتھ ہی یہ میٹنگ برخاست ہوئی۔

(باقی)

درخواستِ دعا

لاہور ۴ مئی (بذریعہ ڈاک)

گزشتہ ایام میں مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو دل کی تکلیف ہو گئی تھی جس سے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے مکمل طور پر آرام کرنے کی ہدایت کی ہوئی ہے۔ احباب کرام سے مکرم چوہدری صاحب کی شفاء کاملہ وعاجلہ اور صحت والی اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سُبحان مَن یَّرانی

ڈنمارک کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کا اظہارِ تشکر و امتنان

آج مؤرخہ ۲۱ مئی ۶۶ء کو احمدی خواتین کے چندوں سے ڈنمارک میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ ذیل کی نظم مکرم ثاقب زیروی صاحب نے حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ارشاد کی تعمیل میں کہی ہے۔

کروٹ سی لے رہی ہے روحوں میں شادمانی

مغرب کی وادیوں سے اُٹھی گھٹا سہانی

برسے گا اب دلوں پر روحانیت کا پانی — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

چھٹنے لگی ہے ظلمت۔ چھانے لگا سویرا

بھاگے گا نورِ حق سے باطل کا ہر اندھیرا

لہرا اُٹھا فضا میں اسلام کا پھریرا — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ماتھا وہ کِس اُٹھا ہے محمود کی رضا کا

جھومر چمک اُٹھا ہے لجنات کی وفا کا

تعمیر ہو رہا ہے اِک اور گھر خدا کا — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے خالقِ دو عالم! تجھ بِن نہیں ہے یارا

ہر حال میں دیا ہے تُو نے ہمیں سہارا

تیرا کرم کہ تُو نے اِس رنگ میں پکارا — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ سیم و زر۔ یہ چندے۔ یہ انصرام کیا ہے

ہم بے بضاعتوں کا یہ اہتمام کیا ہے

تیرے کرم کے آگے۔ اِن کا مقام کیا ہے — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سجدوں کو مضطرب ہیں پیشانیاں ہماری

تُو نے قبول کر لیں۔ قربانیاں ہماری

ڈنمارک کی فضا میں۔ گونجی اذاں ہماری — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مولا یہ درد رکھیو — اور بے پناہ رکھیو

روحوں میں احمدیت کی حُب و جاہ رکھیو

ہم ہیں تری کنیزیں، ہم پر نگاہ رکھیو — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ثاقب (زیروی)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۴)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

۲۲۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب ایل او سی پشاور کینٹ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ محمد صدیق صاحب بادامی باغ لاہور	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۴۔ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ لائل پور	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۵۔ محترمہ بیگم مشتاق احمد صاحب حیدرآباد سندھ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۶۔ محترمہ سعیدہ جواد صاحبہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۷۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ C/O دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۸۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ C/O 〃 〃 〃	انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان

لجنہ اماء اللہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ستمبر ۶۶ء کے شروع میں ہوگا نصاب حسب ذیل ہے۔ تمام لجنات اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ قرآن کریم چھٹا پارہ مع ترجمہ

۲۔ کتاب تجلیات الٰہیہ (یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوائیں)

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

جماعت نصرت آباد نے اپنا وعدہ وقف جدید دوگنا سے زیادہ کر دیا

—— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید ——

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تازہ ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ نصرت آباد ضلع تھرپارکر کے مخلصین جماعت نے مثالی قربانی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے وعدے بڑھا کر دوگنے سے بھی زائد کر دئے ہیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جہاں باقی جماعتوں سے اس نیک مثال کی پیروی کی درخواست ہے وہاں احباب جماعت سے یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ نصرت آباد جماعت کے احباب کے خلوص اور اموال میں برکت کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار مرزا طاہر احمد ناظم وقف جدید)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۳۴۵ھش/۱۹۶۶ء

تاریخ امتحان ۲۷-۵-۶۶ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۹-۵-۶۶ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اوّل — ترجمہ قرآن کریم پارہ ہفتم نصف اوّل

〃 دوم — انفرادی ترقی کے مطابق قاعدہ یسرنا القرآن و قرآن کریم ناظرہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صدر انجمن احمدیہ کے نئے مالی سال کیلئے لائحہ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء میں (جو اخبار الفضل مورخہ ۲۷ اپریل میں شائع ہو چکا ہے) آئندہ سال کے لئے جو لائحہ عمل بیان فرمایا ہے۔ خاکسار احباب کی یاددہانی کے لئے اس میں سے دو امور کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جن پر فوری طور پر عملدرآمد شروع ہونا چاہیئے۔

اوّل:۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"دیہاتی جماعتیں ماہانہ چندہ نہیں دیتیں اور نہ ہی دے سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کی آمد کا انحصار فصلوں پر ہوتا ہے۔ اور فصلیں ہر ماہ نہیں کاٹی جاتیں۔ سال کے دو موسم ہیں۔ جن میں فصلیں کاٹی جاتی ہیں اور وہی دو موسم ہیں جن میں ہماری دیہاتی جماعتیں اپنا چندہ ادا کرتی ہیں۔ پس دیہاتوں میں دو دفعہ چندہ ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

"لیکن وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد ششماہی نہیں۔ بلکہ ماہانہ ہوتی ہے ان سے چندے ماہوار ہی وصول ہونے چاہئیں۔

. . . . پس عہدیداران کو چاہیئے کہ چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو۔ نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔"

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اب فصل ربیع اٹھائی جا رہی ہے۔ پس جن مقامات پر صرف ایک ہی فصل ہوتی ہے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنا سال بھر کا چندہ تمام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ مئی یا حد ماہ جون کے اندر ادا کر دیں۔ جن علاقوں میں دو فصلیں ہوتی ہیں۔ ان کی جماعتوں کو کم از کم آدھے چندے اس وقت ادا کرنے چاہئیں جن علاقوں میں ربیع کی فصل نہیں ہوتی بلکہ صرف خریف کی فصل ہوتی ہے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ نظارت بیت المال کو اطلاع کر دیں۔ کہ ان کے ہاں ربیع کی فصل نہیں ہوتی اسلئے وہ خریف کی فصل پر فلاں مہینے تک اپنا سال بھر کا چندہ ادا کر دیں گی۔

زمیندارہ جماعتوں میں بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے ہر ماہ چندہ وصول ہونا چاہیئے۔ مثلاً دکاندار۔ سکولوں کے اساتذہ پٹواری وغیرہ ان جماعتوں کے عہدہ داروں کو اس امر کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے احباب سے ہر ماہ چندہ وصول کر کے ساتھ کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرایا جاتا رہے

شہری جماعتوں کے لئے جن کے بیشتر احباب سے ماہانہ چندہ وصول ہونا چاہیئے۔ ان کے لئے صرف ماہانہ وصولی ضروری نہیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وصول شدہ رقم اسی مہینہ کے اندر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب مقامی جماعتیں نظارت بیت المال کے قواعد پر پوری طرح عمل کریں۔ شہری جماعتوں میں عموماً پہلے دو ہفتوں میں ہی زیادہ تر چندہ وصول ہو چکتا ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ وصول شدہ رقم جلد جلد مرکز کو بھجواتے جائیں لیکن ۲۱ تاریخ تک تو کوئی وصول شدہ رقم ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو مرکز کو نہ بھجوائی جا چکی ہو۔ بعد میں اگر کوئی بڑی رقم وصول ہو جائے تو اسی مہینہ کے اندر روانہ کر دی جائے۔ ورنہ اگر بعد میں معمولی رقم وصول ہو۔ تو وہ اگلے مہینہ کے چندہ کے ساتھ بھیجی جا سکتی ہے۔

جو جماعتیں ان قواعد پر عمل نہیں کرتیں۔ اور وصول شدہ رقم بھجوانے کے لئے مہینہ ختم ہونے کا انتظار کرتی رہتی ہیں۔ وہ عموماً چندوں کی وصولی میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ کیونکہ ایسی جماعتوں کے عہدہ دار مہینہ کے ابتدائی تاریخوں میں جب اس مہینہ کے چندوں کی وصولی کا وقت ہوتا ہے۔ وہ گذشتہ مہینہ کے حسابات مکمل کرنے اور چندہ بھجوانے میں الجھے رہتے ہیں۔ اور وقت پر نئے مہینہ کے چندہ کی وصولی پر پوری توجہ مرکوز نہیں کر سکتے۔ پس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ ہر مہینہ کے وصول شدہ چندہ کے حسابات اسی مہینہ کے تیسرے ہفتہ میں مکمل کئے جائیں۔ اور چوتھے ہفتہ میں ان احباب سے چندہ کی وصولی کی جدوجہد کی جائے۔ جن سے پہلے تین ہفتوں میں وصولی نہیں ہوتی تھی۔ یا جو زیادہ بقایا دار ہوں۔ بہر حال عہدہ داروں کے لئے لازمی ہے۔ کہ مہینہ کی وصولیوں کا حساب مہینہ ختم ہونے سے پہلے مکمل کر لیں۔ تا نیا مہینہ شروع ہوتے وقت وہ پوری یکسوئی سے نئے مہینہ کے چندہ کی وصولی پر اپنی توجہ مرکوز کر سکیں۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کو صحیح طریق پر اسلام کی پرجوش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلانات دار القضاء

ورثاء مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مرحوم ولد مکرم چوہدری اکبر علی صاحب ساکن کنری ضلع تھرپارکر نے بتوسط مکرم چوہدری مقصود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مقامی لکھا ہے کہ مرحوم مورخہ ۲۰؍۵ کو فوت ہو گئے تھے۔ مرحوم نے مندرجہ ذیل جائداد منقولہ و غیر منقولہ بطور ترکہ چھوڑی ہے (۱) مکان پختہ واقع محلہ دار الفضل کنری شہر مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے (۲) مکان کا ایک حصہ خام مالیتی ۴۰۰/- روپے (۳) ایک دوکان خام واقع اسٹیشن روڈ کنری مالیتی ۲۵۰۰/- روپے (۴) سامان دکان بوقت وفات مرحوم مالیتی ۴۶۸۰/- روپے (۵) رقم واجب الوصول بوقت وفات ۲۶۰۶/۹۰ روپے (۶) زر ٹھیکہ اراضی نصرت آباد اسٹیٹ بصورت حصہ مبلغ ۱۲۰۰۰/- روپے (۷) ایک عدد آہنی تجوری مالیتی ۲۵۰/- روپے (۸) دو عدد بھینس مالیتی ۹۵۰/- روپے (نوٹ) بوقت وفات مرحوم کے ذمہ قرضہ واجب الادا مبلغ ۳۲۰۴/۳۶ روپے تھا۔

ورثاء مرحوم نے یہ بھی لکھا ہے کہ مذکورہ بالا جائداد کی قیمتوں کے یہ اندازے ہماری مقرر کردہ ایک ثالثی کمیٹی نے کئے ہیں جس کے ممبر یہ ہیں۔ مکرم امیر صاحب مقامی چوہدری مقصود احمد خان صاحب، مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب۔

مرحوم کے شرعی ورثاء یہ بتائے گئے ہیں (۱) مکرم چوہدری اکبر علی صاحب والد چوہدری عبد العزیز صاحب مرحوم (۲) محترمہ رحیم بی بی صاحبہ والدہ (۳) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ (۴) مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (۵) مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب پسران (۶) محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ دختر (۷) عبد المجید (۸) عبد الحلیم (۹) عبد الماجد پسران (۱۰) صفیہ بیگم (۱۱) امۃ الباسط دختران۔

مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مرحوم کی متروکہ جائداد کا ۱/۱۰ بطور حصہ جائداد طلب کیا ہے، کیونکہ مرحوم ۱/۱۰ حصہ کے موصی تھے۔

(مکرم ناظم صاحب جائداد کو مبلغ ۲۰۰۰/- روپے کی وصولی تسلیم ہے) ورثاء مرحوم نے لکھا ہے کہ اس متروکہ جائداد کی تقسیم شرعی ورثاء میں ان کے شرعی حصص کے ساتھ کی جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ محترمہ مسماۃ ناز عطا صاحبہ بیوہ مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم احمد ادری روڈ لاہور نے لکھا ہے کہ میرے خاوند مرحوم نے دو کنال اراضی واقع ربوہ کی رقم ادا کی ہوئی ہے چونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں اس لئے یہ اراضی اُن کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کی جائے (۱) مکرم ملک عطاء الکریم صاحب (۲) مکرم ملک عطاء الثانی صاحب پسران (۳) عشرت رحمٰن صاحبہ دختر۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

کیا آپ تیار ہیں

پیارے بچو اگر آپ اپنے مرکزی امتحانات کے لئے تیار نہیں تو ابھی سے ان کی تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ جس مجلس کو جتنے پرچے درکار ہوں ناظم یا قائد جلد خط لکھ کر مرکز سے منگوا لیں امتحان ۲۷ مئی بروز جمعہ ہوں گے۔ ان میں تمام اطفال کی شرکت ضروری ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قیادت ایثار۔ سوالنامہ

کافی دن ہوئے قیادت ایثار کے سلسلہ میں جملہ مجالس کو ایک سوالنامہ بھجوایا تھا تا معلوم ہو کہ مجالس کہاں تک مرکزی ہدایات کی روشنی میں کام کر رہی ہیں۔ مگر ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے اس سلسلہ میں جوابات موصول ہوئے ہیں براہ مہربانی اس طرف توجہ فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

طبی معلومات:-

اختلاج قلب

-۲-

خون کی کمی :-

کمزور قسم کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں خون کی کمی کے باعث دل کے دھڑکنے کی شکایت عام ہے۔ تپ دق کے مریض شروع میں یا بہت زیادہ بڑھی ہوئی کیفیت میں دل کی دھڑکن کی شکایت کرتے ہیں۔ اسی طرح حمل کے ابتدائی ایام میں دل کی دھڑکن کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے اگر ضروری احتیاط برتی جائے اور اصل اسباب کو مدنظر رکھا جائے تو اختلاج سے نجات بھی مل جاتی ہے اور اس کے بارے میں جو پریشانی پیدا ہو جاتی ہے وہ بھی رفع ہو جاتی ہے۔ گلے کے غدود (تھائی رائیڈ) ہارمون کی زیادتی کے باعث بھی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے بعض حالات میں تھائی رائیڈ گلینڈ کا حجم معمول کے مطابق ہوتا ہے اس لئے تفصیلی امتحان لازم ہوتا ہے تاکہ اصل سبب کا پتہ چل سکے۔ سینہ اور پیٹ کے اندر سے کسی قسم کا دباؤ پڑنے سے دل کے دھڑکنے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دباؤ پیٹ میں پانی پڑنے سینے میں ہوا پیدا ہونے یا پانی پڑنے یا مختلف قسم کی رسولیاں پیدا ہونے کے سبب سے ہو سکتا ہے۔

اعصاب اور معدے کی خرابی

اختلاج کی شکایت اکثر ایسے لوگوں کو ہوتی ہے جن کے دل میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ اسی لئے جب کوئی شخص اختلاج کی شکایت لے کر معالج کے پاس آتا ہے تو معالج اس کے اعصاب اور معدے کا علاج کرنے میں حق بجانب ہوتا ہے۔ تاہم بعض دل کی بیماریوں میں اختلاج ضمنی طور موجود ہوتا ہے اس لئے دل کا معائنہ کر لینا نامناسب نہیں ہوتا۔ انسان کو چلنے میں دل کی دھڑکن کا زیادہ احساس ہوتا ہے اسی طرح خون کا دباؤ بڑھنے کی صورت میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سر میں دھماکے سے محسوس ہوتے ہیں۔ ان تمام علامات کو اختلاج ہی کے زمرے میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

علاج

علاج کے لئے اصل اسباب و محرکات کی تشخیص ضروری ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مریض کا تفصیلی امتحان کیا جائے۔ اور بنظر غائر معائنہ کیا جائے۔ اس طرح نہ صرف تشخیص میں آسانی ہو جاتی ہے بلکہ مریض پر نفسیاتی طور پر نہایت عمدہ اثر پڑتا ہے مریض کے اعصاب کو سکون پہنچانے کے لئے مسکن ادویہ مفید رہتی ہیں۔ اگر نفسیاتی حالت زیادہ تشویشناک ہو تو پھر کسی ماہر نفسیات کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس سے نفسیاتی تجزیہ کرانا چاہیئے۔ بالعموم معالج کی ہمدردی اور دلچسپی مریض میں خود اعتمادی بحال کر دیتی ہے اور وہ اختلاج سے جلد نجات پا لیتا ہے

دل کی دھڑکن بڑھ جانے کی وجہ سے بعض اوقات "ایکسٹرا سسٹول" ہو جاتی ہے اس کی چنداں فکر نہیں کرنی چاہیئے مگر بعض اوقات دل کی بعض خرابیوں کے نتیجے میں بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ الیکٹرو کارڈیوگرام کے ذریعے دل کا معائنہ کر لیا جائے تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے ایکسٹرا سسٹول کو کم کرنے کے لئے کونیڈین کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر معالج کی رائے اور مسلسل نگہداشت لازمی ہے کیونکہ بعض اوقات اس دوا کے اثر سے دل کی رفتار بہت کم ہو جاتی ہے جو نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اگر کونیڈین مفید ثابت نہ ہو تو "پرونیسٹائیڈ" استعمال کرنی چاہیئے۔

(ماخوذ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۵ رمئی۔ صدر ایوب نے پاکستان میں بننے والے پہلے بحری جہاز العباس کو سمندر میں اتارنے کی رسم ادا کی۔ یہ جہاز مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے جہاز سازی کے کارخانے میں بنا ہے اس تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ جہاز سازی کی صنعت کو تمام سہولتیں دی جائیں گی تاکہ وہ ملکی معیشت کے فروغ میں حصہ لے سکے۔

صدر نے کہا پاکستان کسی خاص اقتصادی نظریئے کا پابند نہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ ملکی معیشت کی ترقی کی رفتار تیز کرنے میں نجی اور سرکاری شعبے ایک دوسرے کی بڑی مدد کر سکتے ہیں۔ ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور نجی شعبے کے لئے وسیع میدان موجود ہے صدر نے کہا جہازوں کے لئے مزید آرڈر حاصل کئے جائیں گے۔ تاکہ جہاز سازی کے کارخانے میں مسلسل کام ہوتا رہے تاہم کارخانے کو اپنی کارکردگی بہتر بنانی چاہیئے اور لاگت گھٹانی چاہیئے۔ اور اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ اسے پیداوار بڑھانی چاہیئے تاکہ اسے سرکاری امداد کی ضرورت نہ رہے۔

کراچی ۵ رمئی۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان ساڑھے چھ کروڑ ڈالر کی امداد کے دو معاہدوں پر دستخط ہوئے ایک معاہدہ کے تحت پانچ کروڑ ڈالر کی امداد کا وعدہ کیا گیا ہے جو ضروری اشیاء کی درآمد پر خرچ کی جائے گی۔ اس میں سے آدھی سے زیادہ امداد ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کی رقم کیمیاوی کھاد اور کیڑے مارنے والی دواؤں کی درآمد پر خرچ کی جائے گی۔ امریکی امداد سے لائلپور میں سیم اور تھور کے سدباب اور مین سنگھ کی زراعتی یونیورسٹی کے متعدد پراجیکٹوں کے لئے مدد دی جائے گی۔ پاک بھارت جنگ کے بعد امریکی ادارہ امداد کی طرف سے پاکستان کے لئے یہ پہلا قرضہ ہے۔

سلہٹ ۵ رمئی۔ ہندوستانی فوجی پاکستانی شہریوں کو جن میں عورتیں بھی شامل ہیں زبردستی اٹھا کر لے جانے لگے ہیں انہوں نے پاکستانی کاشتکاروں کو تنگ کرنا بھی شروع کر دیا ہے اور انہیں کھیتی باڑی سے روک رہے ہیں ہندوستانی فوجی حال ہی میں علی نگر کے سرحدی گاؤں میں زبردستی گھس آئے اور وہاں سے ایک دیہاتی لڑکی عائشہ خاتون کو اٹھا کر لے گئے۔ ہندوستانی فوج دو سپاہیوں پر مشتمل تھے۔

صوفیہ (بلغاریہ) ۵ رمئی بلغاریہ میں اتوار کو زبردست طوفان باد و باراں سے ۱۳۳ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ طوفان کے بعد دریا کا بند ٹوٹ جانے سے سیلاب آ گیا جس سے شہر کا ایک چوتھائی حصہ دلدل بن گیا ہے۔ تباہ شدہ مکانوں کے ملبے سے ابھی تک ایک سو ۳۳ افراد کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ حکومت نے متاثرین کی امداد کے لئے ہنگامی فنڈ قائم کر دیا ہے اور اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی امداد کی اپیل کی ہے۔

مُفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں اور اپنی پریشانیوں کے سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے۔

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوائیں
دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

ہو الشافی

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج۔ ٹوتھ کیور -- ۲ روپے
گزشتہ درد دندان کا کامیاب علاج اینٹی پائیوریا -- ۱۰ روپے
دانتوں کے گھن کو روکنے کے لئے اینٹی کیریز -- ۱۰ روپے
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور۔
ڈاکٹر ماجد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اپنے دوستوں کو ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار بنائیے سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدا تعالیٰ ہر پکارنے والے کی پکار کو سُنتا اور اس کا جواب دیتا ہے

جو شخص بھی اس کے دروازہ پر گر جاتا ہے وہ اس پر رحم کرتا اور اسکی حاجات کو پورا فرماتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں تو پھر وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کہنے کا کیا مطلب ہوا؟ کیونکہ انسان پوچھتا تو اس کے متعلق ہے جو اُسے نظر آتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی سوال مبہم بھی ہوتا ہے۔ جیسے رات کو کوئی شخص سفر پر جا رہا ہو اور اسے خطرہ محسوس ہو تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے؟ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اُسے کوئی انسان نظر آ رہا ہوتا ہے بلکہ وہ اس خیال سے آواز دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں موجود ہو تو آئے اور اس کی مدد کرے اور جنگل میں تنہائی اور اندھیرے کی وجہ سے جو گھبراہٹ اس پر طاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اسی طرح اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا میں انسان تنہائی محسوس کرے اور سمجھے کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ جو غیر مرئی ہے اس کے متعلق وہ کہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو آئے اور میری مدد کرے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے تم میرے اس بندے کو بتا دو کہ میں موجود ہوں۔ اور پھر نہ صرف موجود ہی نہیں بلکہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ دنیا میں پاس رہنے والا شخص بھی بعض اوقات مدد نہیں کرتا۔ بعض دفعہ تو وہ مدد کا ارادہ ہی نہیں کرتا اور کہتا ہے مرتا ہے تو مرے مجھے اس کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی کرنے والے کے خلاف مدد کرنے کی طاقت نہیں پاتا جیسے کوئی شیر گاؤں میں آ جائے اور کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرے لوگ بجائے اس کی مدد کرنے کے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی بندہ گھبرا کر آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے؟ تو وہاں خدا موجود ہے اور کہتا ہے کہ میرے بندے نے اگرچہ مبہم طور پر آواز دی ہے کہ شاید کوئی موجود ہو تو وہ بول پڑے۔ لیکن میں اس کی مبہم پکار کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے ہی پکار رہا ہے۔ میں بھول جاتا ہوں کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے خیالی طور پر کہہ رہا ہے میں اس وقت اگر کو چھوڑ دیتا ہوں اور خود اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے متعلق سوال کرے تو اسے بتا دو کہ میں قریب ہی ہوں دور نہیں۔ بے شک دنیا میں بعض دفعہ کوئی دوسرا شخص قریب بھی ہوتا ہے تو پھر بھی وہ مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا۔ یا اس کی مدد کی طاقت نہیں رکھتا لیکن میں تو یہ ارادہ کرکے بیٹھا ہوں کہ اس کی مدد کروں گا۔ اور پھر میرے اندر اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ صرف مسلمانوں ہی کی دعائیں نہیں سنتا بلکہ خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ ہو یا آریہ۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے گڑگڑاتے اور اپنی حالتِ زار پیش کرکے اس کی مدد چاہے تو خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے۔ بے شک وہ ایک سچے مسلمان کی دعائیں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قبول کرتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ اس نے اپنی رحمت کا دروازہ دنیا کی باقی قوموں اور افراد کے لئے بند کر رکھا ہے۔ بلکہ ہر شخص جو اس کے دروازہ پر جاتا ہے اور اس کے حضور گر جاتا ہے خدا تعالیٰ اس پر رحم کرتا اور اس کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ وہ واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب کوئی پکارنے والا اپنی مدد کے لئے مجھے آواز دیتا ہے تو میں اس کی پکار کا ضرور جواب دیتا ہوں اور اسے اپنی بارگاہ سے کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا۔" (تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۴۰۲ و ۴۰۵)

فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کیلئے مغربی جرمنی تعاون پر آمادہ ہو گیا

مغربی جرمنی کی حکومت سے مسٹر غلام فاروق کے مذاکرات مفید رہے

فرینکفورٹ ۶ مئی۔ مغربی جرمنی پاکستان میں فولاد کا کارخانہ لگانے کے لئے امداد دینے کے سوال پر غور کرے گا۔ یہ کارخانہ مغربی پاکستان میں لگایا جائے گا جس کی پیداوار اندازاً پانچ لاکھ ٹن سالانہ ہوگی۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق کے چار روزہ دورہ مغربی جرمنی کے اختتام پر ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں مغربی جرمنی کی حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فولاد کا کارخانہ لگانے کے لئے پاکستان کو فنی اور مالی امداد دینے پر غور کرے گی۔

مسٹر غلام فاروق نے جو کل فرینکفورٹ سے چیکوسلواکیہ کے دارالحکومت پراگ پہنچ گئے۔ بون میں مغربی جرمنی کے حکام اور صنعت و تجارت کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی۔ اس چار روزہ بات چیت کے اختتام پر کل یہاں سے ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے مغربی جرمنی کے اعلیٰ حکام کے ساتھ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون اور خاص طور پر تجارتی توازن قائم کرنے کے موضوع پر بات چیت کی۔ گزشتہ سال مغربی جرمنی کے حکام کو مغربی پاکستان میں سالانہ پانچ لاکھ ٹن فولاد پیدا کرنے کا کارخانہ لگانے کے منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس منصوبے کے لئے پاکستان نے مغربی جرمنی سے فنی اور مالی امداد مانگی تھی۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے پاکستان کی اس خواہش پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

امریکہ کا ایٹمی تجربہ

واشنگٹن ۶ مئی۔ امریکہ نے کل زیر زمین ایک اور ایٹمی تجربہ کیا یہ تجربہ نویڈا کے ریگستان میں کیا گیا۔ ایٹمی کمیشن کی اطلاع کے مطابق یہ تجربہ ۲۰ ہزار ٹن ٹی این ٹی کی طاقت کا تھا یہ امریکہ کا زیر زمین ۱۵ واں ایٹمی تجربہ ہے۔

پاکستان کو امریکی فوجی امداد کی بحالی کے امکان پر بھارت کو تشویش

بھارتی سفیر امریکی حکام سے ملاقاتیں کر رہے ہیں

نئی دہلی ۶ مئی۔ پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد کی بحالی کے امکان پر بھارت میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے اور اس سلسلہ میں واشنگٹن میں متعین بھارتی سفیر امریکی حکام سے متعدد ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق امریکہ نے بھارت سے کہا ہے کہ جونہی پاکستان کو فوجی امداد بحال کی جائے گی۔ بھارتی حکومت کو اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔

ریڈیو نے کہا کہ بھارت نے اپنے ایک حالیہ مراسلہ میں امریکی حکومت کی توجہ اخبارات کی اس خبر کی طرف مبذول کرائی تھی کہ پاکستان کی فوجی امداد بحال کی جا رہی ہے اور اس بارے میں قطعی فیصلہ کر لیا گیا ہے امریکہ نے اپنے جوابی مراسلہ میں اطلاع دی ہے کہ فی الحال امداد جاری نہیں کی گئی ہے لیکن جونہی فوجی امداد جاری ہوئی اس بارے میں بھارت کو مطلع کر دیا جائے گا۔

ریڈیو نے کہا کہ جنگ کے فوراً بعد جب امریکہ کے نائب صدر مسٹر ہمفری بھارت آئے تھے اس وقت بھی یہ سوال اٹھایا گیا تھا لیکن اس موقع پر انھوں نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد بحال نہیں کر رہا ہے۔

کراچی ۶ مئی۔ صدر ایوب خان نے روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کو تاشقند میں زلزلے سے ہونے والے نقصان پر ہمدردی کا جو پیغام بھیجا تھا مسٹر کوسیجن نے اس پر صدر کا شکریہ ادا کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴